بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ **الفضل** ربوہ

The Daily **ALFAZL** RABWAH

بروز سہ شنبہ

ایڈیٹر: روشن دین تنویر

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

نمبر ۲۷۱	۲۲ نبوت ۱۳۴۵ ہش ۸ شعبان ۱۳۸۶ھ ۲۲ نومبر ۱۹۶۶ء	جلد ۵۵/۲۰

پرنٹر و پبلشر ... نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

یہ کبھی خیال نہیں کرنا چاہیئے کہ انسان کے لئے روحانی مدارج حاصل کرنا ممکن نہیں

جن لوگوں نے یہ مراتب اور مدارج حاصل کئے وہ بھی تو آخر انسان ہی تھے

"انسان کو یہ کبھی خیال نہیں کرنا چاہیئے کہ ایسا مرتبہ (ترک بدی اور نیکیوں میں روز افزوں ترقی) حاصل ہونا ناممکن ہے۔ یہ سب کچھ مل سکتا ہے اور ملتا ہے۔ جن لوگوں نے یہ مراتب اور مدارج حاصل کئے وہ بھی تو آخر انسان ہی تھے۔ اصل بات یہ ہے کہ جب انسان کے سامنے اس کے جرائم کی ایک لمبی فہرست ہوتی ہے تو وہ اسے دیکھ کر گھبرا جاتا ہے اور سمجھتا ہے کہ اس سے بچنا مشکل ہے مگر یہ اس کی انسانی کمزوری کا نتیجہ ہے۔ بہت سے لوگ یورپ میں بھی اس خیال کے موجود ہیں جو یہ کہتے ہیں کہ انبیاء علیہم السلام کی تعلیم کا فقط اتنا ہی منشاء ہے کہ انسان سے یہ اقرار کرایا جاوے کہ وہ اس کی تعلیم پر عمل کرنے کے ناقابل ہے یا اس پر قادر نہیں۔ ایسے لوگ اللہ تعالےٰ کی قدرت اور طاقت سے محض ناواقف ہیں اور انہوں نے خدا تعالےٰ کی قدرتوں پر غور نہیں کیا۔ اگر وہ خود انسان کی اپنی حالت اور ان انقلابات پر ہی غور کرتے جن کے اندر سے وہ گزرا ہے تو اس قسم کا کلمہ منہ سے نہ نکالتے مگر ان کے علم اور معرفت کی کمزوری نے انہیں ایسا خیال کرنے کا موقعہ دیا۔

دیکھو انسان پر کس قدر انقلاب آتے ہیں۔ ایک زمانہ انسان پر وہ گزرا ہے کہ وہ صرف نطفہ کی حالت میں تھا اور وہ وہ حالت تھی کہ کچھ بھی چیز نہ تھا۔ اگر زمین یا کپڑے پر گرتا تو چند منٹ کے اندر خشک ہو جاتا۔ پھر علقہ بنا۔ اس میں ذرا بستگی پیدا ہوئی۔ اس وقت بھی اس کی کچھ ہستی نہ تھی۔ پھر مضغہ ہوا۔ پھر ایک اور زمانہ آیا کہ جنین کی صورت میں اس میں جان آئی۔ بعد اس کے پیدا ہوا۔ پھر شیر خوار سے بلوغ تک پہنچا۔ وغیرہ وغیرہ۔

اب غور کرو کہ جس قادر خدا نے انسان کو ایسے ایسے انقلابات میں سے گزار کر انسان بنا دیا۔ اور اب ایسا انسان ہے کہ گویا عقل حیران ہے کہ کیا سے کیا بن گیا۔ ناک منہ اور دوسرے اعضاء پر غور کرو کہ خدا تعالےٰ نے اسے کیا بنایا ہے۔ پھر اندرونی حواس خمسہ دیئے اور دوسرے قوےٰ اور طاقتیں اس کو عطا کیں۔ پس خدائے قادر نے اس زمانہ سے جو یہ نطفہ تھا عجیب تصرفات سے انسان بنا دیا۔ کیا یہ مشکل ہے کہ اس کو پاک حالت میں لے جاوے۔ اور جذبات سے الگ کر دے۔ جو شخص ان باتوں پر غور کرے گا وہ بے اختیار ہو کر کہہ اٹھے گا اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔"

(ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۳۴۸ و صفحہ ۳۴۹)

اخبار احمدیہ

○ کراچی ۲۰ نومبر (بذریعہ فون) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز محمد آباد سے میرپور خاص اور حیدر آباد ہوتے ہوئے بخیر و عافیت کراچی پہنچ گئے ہیں۔ حضور کی طبیعت اللہ تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

○ ربوہ ۲۱ نومبر۔ محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید تحریر فرماتے ہیں:-

"سیرالیون سے بذریعہ تار اطلاع ملی ہے کہ مکرم ڈاکٹر محمد یوسف شاہ صاحب کا اپریشن کیا گیا ہے۔ خدا کے فضل سے اپریشن کامیاب ہو گیا ہے۔ اور حالت بہتر ہو رہی ہے۔ احباب جماعت سے خاص طور پر دعا کی درخواست ہے۔"

○ مکرم ملک عبدالحفیظ صاحب چوہدری کوارٹرز ملتان روڈ لاہور نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں لکھا ہے کہ ان کے چھوٹے بھائی بعمر بارہ سال ایک ایسی بیماری میں مبتلا ہیں۔ جس کو ڈاکٹر (MONOGOLISM) کہتے ہیں۔ بچہ بولنے اور عقل و فہم سے معذور ہے۔ بیماری کا کوئی علاج معلوم نہیں ہو سکا۔ احباب اس عزیز کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے صحیح علاج کی طرف راہنمائی فرمائے اور عزیز کو صحت اور خوشی کی زندگی عطا فرمائے۔ آمین

(پرائیویٹ سیکرٹری خلیفۃ المسیح الثالث)

○ بروز جمعہ بتاریخ ۲۵ نومبر ۱۹۶۶ء بعد نماز جمعہ مسجد دارالذکر میو روڈ لاہور میں احمدیہ انٹر کالجیٹ ایسوسی ایشن لاہور کے عہدہ داران کا انتخاب برائے سال ۶۷-۱۹۶۶ء ہوگا۔ لاہور کے تعلیمی اداروں کے تمام احمدی طلباء کی شرکت لازمی ہے۔

(پریذیڈنٹ احمدیہ انٹر کالجیٹ ایسوسی ایشن لاہور)

○ سیرالیون مغربی افریقہ میں جغرافیہ کے ٹیچر کی ضرورت ہے۔ اگر کوئی ایم۔اے جغرافیہ (کم از کم سیکنڈ ڈویژن) ٹرینڈ ٹیچر بیرون پاکستان جانے کی خواہش رکھتے ہوں تو وہ اپنی درخواستیں وکیل التبشیر صاحب تحریک جدید کے نام جلد ارسال کریں۔ (وکالت تبشیر ربوہ)

ٹینڈر مطلوب ہیں

جلسہ سالانہ کے انتظامات کے سلسلہ میں درج ذیل کاموں کے لئے سربمہر ٹینڈر مطلوب ہیں۔

(۱) نانبائی (۲) پیڑے کرنے والے (۳) آٹا گوندھنے والے (۴) باورچی (۵) ماشکی (۶) جمعدار (۷) مزدور (۸) چھوٹا گوشت (۹) بڑا گوشت

(افسر جلسہ سالانہ ربوہ)

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۲ نومبر ۱۹۶۶ء

بھارت کے مسلمان کیا کریں

اب یہ علم ساری دنیا کو ہو چکا ہے کہ بھارت کے ہندوؤں کے دل سے مسلمانوں کے خلاف جو کینہ بھرا ہے وہ مستقل ہے اور صرف کسی معجزہ سے ہی وہ اس سے نجات پا سکتے ہیں۔ برصغیر ہند کی تقسیم کی وجہ بھی یہی تھی۔ اگر ہندو مسلمانوں اور دوسرے مذاہب کے لوگوں عیسائیوں، سکھوں وغیرہ کے ساتھ مل جل کر رہ جاتے تو تقسیم کی ضرورت نہ تھی۔ چونکہ مذہبی بنیاد پر مسلمان ہی یہاں سب سے بڑی اقلیت تھے اس لئے ہندوؤں کا کینہ انہی کے خلاف ظہور پذیر ہوتا۔ ورنہ ہندو جو خود اندرونی طور پر بھی ذات پات کے بندھنوں میں جکڑے ہوتے ہیں۔ یہاں تک کہ ایک گھرانے کے لوگ بھی ایک دسترخوان پر بیٹھ کر اکٹھے کھانا نہیں کھا سکتے۔ دوسرے مذاہب کے لوگوں سے کس طرح مل جل کر رہ سکتے ہیں۔ اونچ جاتی ہندو بھی تین ورنوں میں منقسم ہیں۔ جو آپس میں شادی تو الگ رہی۔ کسی قسم کا باہم معاشرتی تعلق نہیں رکھتے۔ الغرض ہندو فطری طور پر ایک منافرت پسند قوم ہے۔ اور اب یہ گہرا جذبہ کسی معجزہ سے ہی دبایا۔ اور ہندوؤں کو انسانیت کے معاشرتی اصولوں کی طرف لایا جا سکتا ہے۔

یہی مذہبی جذبہ ہے جو مسلمانوں کے خلاف کام کر رہا ہے اور اس وقت بھارت میں مسلمانوں کو طرح طرح کے بہانوں سے ظلم و ستم کا نشانہ بنانے کی یہی اصل وجہ ہے۔ اس وقت بھارت میں مسلمانوں کی تعداد کسی طرح پانچ کروڑ سے کم نہیں۔ فرقہ پرستوں نے تقسیم کے دن سے لے کر آج تک سینکڑوں مقامات پر بہانے بنا کر مسلمانوں پر ہر طرح کے ظلم و ستم توڑے ہیں۔ ظاہرا فسادات کے علاوہ ان کے خلاف ایک ایسی سازش کی ہوئی ہے جس سے مسلمانوں کے کاروبار تباہ ہو گئے ہیں۔ سرکاری ملازمتوں میں ان کے لئے کوئی جگہ نہیں رہی۔ منڈیوں میں ان کا کوئی عمل دخل نہیں۔ اردو زبان کو اس لئے ختم کیا جا رہا ہے کہ اس میں کچھ الفاظ فارسی اور عربی کے شامل ہیں۔ حالانکہ یہ بنیادی طور پر ایک ہندوستانی زبان ہے۔ اور اس کا مسلمانوں سے صرف اتنا تعلق ہے کہ اکثر مسلمانوں نے اس کو پروان چڑھایا ہے۔ مگر ہندو فرقہ پرستانہ ذہنیت اس کو بھی برداشت نہیں کر سکتی۔ الغرض ہندو اکثریت مسلمان اقلیت کو ہر طرح تنگ کرنے پر تلی ہوئی ہے۔ اس صورت حال سے دوچار ہو کر بھارت کا مسلمان سخت ذہنی انتشار میں مبتلا ہے۔ اور اس مصیبت سے بچنے کی اسے کوئی صورت نظر نہیں آ رہی۔

آجکل فرقہ پرستوں نے گاؤکشی کا سوال اٹھا رکھا ہے۔ عام ہندو کو مسلمانوں کے خلاف بھڑکانے کے لئے یہ ایک کارگر ہتھیار ہے۔ کیونکہ گاؤ پرستی ہندوؤں کے مذہب کا حصہ ہے۔ مگر وہ مسلمانوں کے لئے ذریعہ خوراک ہے۔ چار صوبوں کے سوا گاؤکشی پہلے ہی تمام بھارت میں ممنوع قرار دی جا چکی ہوئی ہے۔ شورش پسند چاہتے ہیں کہ مرکز ایسا قانون بنائے جس سے گاؤکشی تمام بھارت میں ممنوع قرار پا جائے۔ بظاہر تو یہ تحریک گورنمنٹ کے خلاف ہے۔ لیکن حقیقت میں مسلمانوں پر ظلم و ستم ڈھانے کا ایک بہانہ ہے۔ چنانچہ اس بنا پر پہلے بھی اور اب بھی سینکڑوں مسلمانوں کی جانیں جا چکی ہیں اور مکانات اور دوکانیں جلائی اور لوٹی جا چکی ہیں۔

بھارت کے مسلمانوں کے سامنے اس وقت اہم ترین سوال یہ ہے کہ ہندو اکثریت کے ظلم و ستم سے کس طرح گلو خلاصی ہو۔ بھارت کی حکومت برائے نام سیکولر کہلاتی ہے۔ ہاتھی کے دانت کھانے کے اور اور دکھانے کے اور کی طرح اکثر حکومت کے کرتا دھرتا بھی ذہناً فرقہ پرست ہیں۔ اس تعلق میں صوفی نذیر احمد صاحب کاشمیری نے ایک مضمون "فاصلے کیسے کم ہوں" کے زیر عنوان صدق جدید ۶۶؍۱۱ میں رقم کیا ہے۔ جس کو ہم اسی پرچہ میں کسی دوسری جگہ نقل کر رہے ہیں۔

اس مضمون میں فاضل مضمون نگار نے مشورہ دیا ہے کہ ہندوؤں اور مسلمانوں میں فاصلے کم کرنے کے لئے جو سیاسی قسم کے سمجھوتے کئے جاتے ہیں۔ وہ کارآمد نہیں ہوں گے۔ البتہ اگر مسلمان خالص دینی نقطہ نگاہ سے اپنا موقف متعین کر لیں اور اس دینی موقف کی مناسبت سے اپنے ہم وطن (ہندوؤں) کے درمیان فاصلے کم کرنے کی کوشش کی جائے تو یہ ایک حد تک نتیجہ خیز ہو سکتی ہے۔

ہم اس کا جو مطلب سمجھے ہیں وہ یہ ہے کہ بھارت کے مسلمانوں کو چاہیئے کہ وہ پورے طور پر اسلام کا دامن پکڑ لیں۔ اور دین کے نقطۂ نظر سے ہندوؤں کو اپنے قریب لانے کی کوشش کریں۔ اگر صوفی صاحب کا یہی مطلب ہے تو ہمارے نزدیک ان کا یہ مشورہ بہترین مشورہ ہے جو بھارت کے مسلمانوں کو دیا جا سکتا ہے۔ صوفی صاحب نے اپنا نظریہ مختصراً پیش کیا ہے ہم نہیں جانتے کہ اس نظریہ کو جامہ عمل پہنانے کی ان کے پاس کیا تجاویز ہیں۔ تاہم دوسرے مذاہب سے تعاون کے لئے اسلام نے جو لائحہ عمل دیا ہے۔ وہ اتنا واضح ہے کہ اگر قرآن و حدیث کا مطالعہ کیا جائے تو ایک مسلمان اس سے فوراً واقف ہو سکتا ہے۔

ہر قسم کی مرعوبیت اور مداہنت سے الگ رہ کر ایک مسلمان نہ صرف دوسرے مذاہب کے لوگوں سے مل جل کر رہ سکتا ہے۔ بلکہ تعاون علی البر کے اصول کے مطابق دوسرے مذاہب والوں سے نیکی اور ہمدردی کا سلوک بھی کر سکتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اسلام دوسرے مذاہب کے لوگوں کے ساتھ تعصب اور نفرت کے سلوک کو اصولاً ممنوع قرار دیتا ہے۔ اسلام کا خدا رب العالمین ہے کسی خاص قوم کا رب نہیں ہے۔ اسلام ہر مذہب کے پیرو کو انسانی بنیادی حقوق کا حقدار قرار دیتا ہے۔ اس لئے کسی انسان سے بدسلوکی کا سوال ہی پیدا نہیں ہو سکتا۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے آخری رسالہ "پیغام صلح" میں اسلام کے اس اصول کی نہایت تفصیل کے ساتھ وضاحت فرمائی ہے۔ اگر ہندوستان کی تمام زبانوں میں اس رسالہ کے تراجم کروڑوں کی تعداد میں چھاپ کر تقسیم کئے جائیں۔ اور مسلمان اس کے مطابق مقامی طور پر جدوجہد کریں تو ہمیں یقین ہے کہ وہ معجزہ جس کا ہم نے ہندوؤں کی فطرت بدلنے کے متعلق ذکر کیا ہے رونما ہو سکتا ہے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے اس غرض کے لئے پیشوایان مذاہب اور سیرۃ النبی میں دوسرے مذاہب کے لوگوں کو آنحضرتؐ کی سیرت پر اپنے خیالات کے اظہار کے لئے جلسوں کی بنیاد ڈالی ہے۔ چنانچہ جماعت احمدیہ اس پر عمل پیرا ہے۔ اگر بھارت کے اہل علم حضرات اس قسم کے جلسوں کو زیادہ سے زیادہ ترویج دیں تو یقیناً مسلمانوں کے لئے فضا سازگار ہو سکتی ہے۔ ہمیں تجربہ ہے کہ تمام ہندو شر پسند نہیں ہیں۔ لیکن بعض لیڈر قسم کے لوگ ان کے مذہبی جذبات کو بھڑکا کر فسادات برپا کرتے ہیں۔ اور ہمیں یہ بھی یقین ہے کہ اگر ان کے سامنے اسلامی رواداری کے اصول پیش کئے جائیں۔ اور ان سے اسلامی اخلاق کے مطابق برتاؤ کیا جائے تو ان کی ذہنیت میں تبدیلی کی جا سکتی ہے۔ مگر اس کے لئے مسلمانوں کو قربانیوں کی ضرورت ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایسی قربانیوں کی ایک مثال دی ہے اور وہ یہ ہے کہ بے شک گائے کا گوشت مسلمانوں کے لئے حلال ہے۔ مگر اس کا کھانا کوئی فرض نہیں ہے۔ جس طرح بعض لوگ بعض حلال چیزیں عادۃً نہیں کھاتے۔ اگر ہندوؤں کی خوشنودی کے لئے مسلمان خود ہی گاؤکشی ترک کرنے کی پیشکش کر دیں۔ اور اس کے عوض ہندوؤں سے یہ معاہدہ کر لیں کہ وہ ہمارے رسول سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی توہین نہیں کریں گے۔ بلکہ ان کو انسانیت کا خیرخواہ اور ہادی تسلیم کر لیں گے۔ تو ایسا سودا مہنگا نہیں ہے۔ اونچی سطح پر جمعیۃ العلمائے ہند کے علاوہ مقامی طور پر بھی ایسے معاہدے کئے جا سکتے ہیں۔ اقتصادی لحاظ سے یہ بے شک مسلمانوں کے لئے ایک حد تک باعث تکلیف ہے۔ مگر اسلام کے لئے ایسی قربانی کوئی بڑی بات بھی نہیں۔ آخر ہندوؤں میں بھی تو غریب طبقہ ہے جو اس کے بغیر زندہ ہے۔ اسی طرح غریب مسلمان بھی گزر اوقات کر سکتے ہیں۔ باقی رہے امراء تو وہ شائد پہلے ہی بڑا گوشت کم استعمال کرتے ہیں۔ ہاں اقتصادیات کی ذمہ داری مسلمانوں سے زیادہ ہندو اکثریت پر عائد ہوتی ہے۔ حکومت کی باگ ڈور چونکہ ان کے ہاتھ میں ہے۔ اس لئے وہی گاؤکشی کے نیک و بد اثرات پر غور و فکر بھی کریں گے۔

آپ کے عزم کی ضرورت

روزنامہ الفضل ایک دینی اخبار ہے اس کا باقاعدگی سے مطالعہ بھی آپ کی دینی معلومات بڑھانے کا بہت بڑا موجب بن سکتا ہے۔ اس لئے ۱۲ پیسے روز کا خرچ کوئی ایسا بوجھ نہیں جو ناقابل برداشت ہو صرف آپ کے ارادہ اور عزم کی ضرورت ہے۔ (منیجر)

یوگنڈا میں تبلیغِ اسلام

علاقہ ٹورو کے بادشاہ کو تبلیغ ۔ یوگنڈا کے پریذیڈنٹ کو قرآنِ مجید کا تحفہ ۔ ۲۶ افراد کا قبولِ حق

(مکرم مرزا محمد ادریس صاحب مبلغ یوگنڈا)

عرصہ زیر رپورٹ (مارچ تا اکتوبر ۶۶ء) میں خدا تعالیٰ کے فضل سے تبلیغ کا کام خوش اسلوبی سے جاری رہا۔ ہماری حقیر مساعی کا مختصر خاکہ احباب کی خدمت میں بغرضِ دعا پیشِ خدمت ہے۔

مورخہ ۲۔ مارچ ۱۹۶۶ء کو علاقہ ٹورو کے نئے بادشاہ جناب پیٹرلوک۔ کابلو کی رسمِ تاجپوشی کے موقع پر انہیں ایڈریس دیا گیا اور ساتھ ہی قرآن مجید کا تحفہ پیش کیا گیا۔ جو بادشاہ نے نہایت شکریہ کے ساتھ قبول کیا۔ مشن کی طرف سے تین افراد پر مشتمل وفد ٹورو کے صدر مقام فورٹ پورٹل گیا۔ جس میں خاکسار کے علاوہ مکرم مولوی مقبول احمد صاحب ذبیح اور مکرم چوہدری مختار احمد صاحب ایاز شامل تھے۔ بادشاہ کے محل میں رسمِ تاجپوشی کی تقریب پر ہزاروں کی تعداد میں مقامی اور بیرونجات سے لوگ جمع تھے۔ یوگنڈا احمدیہ مسلم مشن کی طرف سے تیار شدہ ایڈریس پیش کرنے سے پہلے خاکسار نے تلاوت قرآن مجید کی۔ مکرم مولوی مقبول احمد صاحب نے سورۃ فاتحہ کا ترجمہ سُنایا۔ بعد ازاں مکرم چوہدری مختار احمد صاحب ایاز نے ایڈریس پڑھ کر سُنایا اور خاکسار نے بادشاہ کی خدمت میں پیش کیا۔ جو بادشاہ نے نہایت شکریہ کے ساتھ قبول کیا۔ ایڈریس کا ترجمہ مندرجہ ذیل ہے:۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یوگنڈا احمدیہ مسلم مشن ۲ مارچ ۱۹۶۶ء

آپ کی رسم تاجپوشی کے مبارک موقع پر ہم یوگنڈا احمدیہ مسلم مشن اور جماعتِ احمدیہ کی طرف سے آپ کو دلی مبارکباد پیش کرتے ہیں اور اس کے بابرکت ہونے کی دعا کرتے ہیں۔ ہمارے مقدس نبی حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ قوم کا لیڈر اصل میں قوم کا خادم ہوتا ہے۔ جو اپنی خداداد طاقت اور صلاحیت کے مطابق اپنی قوم اور ملک کی خدمت بجالاتا ہے۔ ہم دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے فضل و کرم سے ان فرائض اور خدمات کو بہترین طور پر بجالانے کی توفیق عطا فرمائے جو اس اعلیٰ مقام پر فائز ہونے کی صورت میں آپ کو تفویض کئے گئے ہیں۔ اور ہمیشہ آپ کی مدد اور راہ نمائی فرمائے۔

عالیجناب اس بابرکت پُرمسرت تاریخی موقع پر ہم آپ کی خدمت میں قرآن کریم انگریزی کا تحفہ پیش کرتے ہیں۔ بلاشبہ یہی ایک قابلِ قدر تحفہ ہے جو یہاں کے مسلمان آپ کی خدمت میں پیش کر سکتے ہیں۔ کیونکہ یہ خدا تعالیٰ کا کلام ہے۔ ہمیں امید ہے کہ آنجناب اس گرانقدر تحفہ کو بخوشی قبول فرماتے ہوئے اس مقدس کتاب کو شروع سے لے کر آخر تک کم از کم ایک بار ضرور پڑھیں گے۔ ہم اس موقع پر آپ کی خدمت میں یہ بھی عرض کرتے ہیں کہ ہم یوگنڈا میں مذہبی آزادی کو بڑی قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ ہم یہاں پوری آزادی کے ساتھ بغیر کسی قسم کی رکاوٹ کے اسلام کی تبلیغ کرتے ہیں۔ یہ امر باعثِ مسرت ہے کہ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے یوگنڈا احمدیہ مسلم مشن اسلام کی تبلیغ و اشاعت کے کام کو بڑی کامیابی کے ساتھ بجالا رہا ہے۔ اسلام ایک آسان اور سادہ مذہب ہے۔ اپنی اس آسانی اور سادگی کے باعث افریقن لوگوں کے لئے کشش کا باعث ہو رہا ہے۔ ہم خدا تعالیٰ کے فضل سے پُرامید ہیں کہ اس ملک میں اسلام کا مستقبل بہت روشن ہو گا۔ اسلامی تعلیمات اور خصوصیات، نیز اسلام کی روحانی اور اخلاقی خوبیوں سے واقفیت۔ جماعتِ احمدیہ نیز اس کے مقدس بانی حضرت احمد مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق معلومات بہم پہنچانے کی غرض سے ہم ایک کتاب احمدیت یعنی حقیقی اسلام بھی آنجناب کی خدمت میں پیش کرتے ہیں جو حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تصنیف فرمائی ہے۔ اس ایڈریس کو ہم ان الفاظ سے ختم کرتے ہیں کہ سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جو سب جہانوں کا مالک ہے۔

فورٹ پورٹل میں ہمارا وفد تین دن رہا۔ ان تین دنوں میں ٹورو کے چیف منسٹر اور بعض دوسرے بڑے بڑے لوگوں سے ملاقات کی گئی۔ اور بعض کو لٹریچر دیا گیا۔

ٹورو کے مسلمان چیف قاضی کو خاکسار اور مکرم مقبول احمد صاحب ذبیح ملنے کے لئے گئے۔ ایک گھنٹہ تک تبلیغی گفتگو ہوئی۔ ہمارے واپس آجانے کے بعد مکرم ذبیح صاحب ایک ہفتہ ٹورو کے مختلف علاقوں میں جا کر تبلیغ کرتے رہے۔

ٹورو کے بادشاہ کو قرآن مجید دینے اور ایڈریس پیش کرنے کی خبر ریڈیو یوگنڈا نے نشر کی۔ اسی طرح اخبارمیں بھی وفد کی تصویر کے ساتھ خبر شائع ہوئی۔

یوگنڈا میں ملک کی آزادی کی تقریب پر مشن کی طرف سے پریذیڈنٹ ڈاکٹر ملٹن اوبوٹے کو مبارکباد کا خط لکھا گیا۔ نیز لکھا کہ ہمارا ایک وفد آپکو یومِ آزادی کی تقریب پر قرآن مجید پیش کرنا چاہتا ہے۔ اس کے جواب میں پریذیڈنٹ نے شکریہ ادا کرتے ہوئے لکھا کہ مجھے اس موقع پر بہت زیادہ مصروفیت ہے اس لئے آپ کا وفد میرے نمائندے وزیرِ صحت مسٹر شعبانی انکولو کو قرآن مجید دے دے وہ مجھے دیدیں گے۔ چنانچہ ہمارا ایک وفد جس میں خاکسار کے علاوہ چوہدری چراغ دین صاحب۔ چوہدری مختار احمد صاحب ایاز اور مکرم الحاج زیدی مسوکے وزیرِ صحت شعبانی انکولو کو ملا اور پریذیڈنٹ کے لئے قرآن مجید انگریزی اور سواحیلی دیا گیا۔ وزیرِ صحت جو مسلمان ہیں ان کی خواہش پر ان کو Invitation to Ahmadiyyat یعنی دعوۃ الامیر کتاب دی گئی۔ مسٹر شعبانی انکولو نے جماعت کے تبلیغی کام کی تعریف کی۔

مبالی میں تھیوسافیکل سوسائٹی میں خاکسار نے "اسلام اور امن" کے موضوع پر تقریر کی۔ مکرم مولوی مقبول احمد صاحب ذبیح نے بھی تقریر فرمائی۔ تھیوسافیکل سوسائٹی کے پریذیڈنٹ نے مشن کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ ہمیں احمدیہ مسلم مشن کی طرف سے لائبریری کے لئے کتب بھی ملی ہیں جو بڑی دلچسپ اور اسلام کو سمجھنے میں بڑی مدد دیتی ہے۔

بسوگا مُوایری کالج کے مسلم طلباء کا ایک وفد جنجہ مشن ہاؤس میں آیا ان میں سے بعض نے لٹریچر خریدا۔ ان کی خواہش پر ان کے کالج میں گیا۔ وہاں دو گھنٹہ تک مسلم طلباء نے مختلف سوالات دریافت کئے۔ مسلم طلباء کو نماز باجماعت کی تلقین کی گئی۔ نمازِ جمعہ پڑھانے کے لئے ان کی خواہش پر جنجہ سے ایک معلم کو وہاں بھجوایا۔ بسوگا مُوایری کالج کے پرنسپل اور بعض دوسرے اساتذہ سے ملاقات کی۔ کالج کی لائبریری میں جماعت کا لٹریچر رکھوایا۔

لُوبیری کالج کے ۲۵ طلباء اپنے پروفیسر کے ساتھ آئے مکرم چوہدری مختار احمد صاحب ایاز نے اسلام کے متعلق تقریر کی۔ مشن کی طرف سے جماعت کا لٹریچر طلباء کو دیا گیا۔

مؤرخہ ۲۲/۱۰/۶۶ کو کمپالہ میں خاکسار نے سینیئر سیکنڈری سکول کا سنگِ بنیاد رکھا اس موقعہ پر مکرم مولوی مقبول احمد صاحب ذبیح نے قرآن مجید کی تلاوت کی۔ سکول کی سنگِ بنیاد کی خبر اخبار یوگنڈا آرگس نے جو یوگنڈا میں کثیر الاشاعت انگریزی روزنامہ ہے پہلے صفحہ پر نمایاں جگہ پر بمع فوٹو شائع کی۔

یوگنڈا میں خدا تعالیٰ کے فضل سے دیہاتی علاقوں کے علاوہ کمپالہ اور جنجہ میں ہماری شاندار خوبصورت مساجد ہیں جن کے ذریعہ اسلام کی اشاعت اور تبلیغ کا کام بخوبی ہو رہا ہے۔ اب اللہ تعالیٰ نے مساکا شہر میں بھی مسجد بنانے کی توفیق عطا فرمائی ہے جو اب خدا تعالیٰ کے فضل سے مکمل ہو چکی ہے۔ مساکا مسجد کی تعمیر کی نگرانی مکرم ڈاکٹر احمد دین صاحب احمدی نے کی۔ مساکا میں مسجد بننے کے بعد عوام کی توجہ ہماری طرف زیادہ ہو رہی ہے۔

جنجہ سے ۲۷ میل کے فاصلہ پر کساہمیرا میں بھی جہاں خالص افریقن آبادی ہے۔ ایک نئی مسجد بنائی گئی ہے جو مکرم مولوی

مقبول احمد صاحب ذبیح کی زیرِ نگرانی تعمیر ہوئی ہے۔ ۲۵ر ستمبر کو مسجد کی تکمیل کی خوشی میں کسامبیرا کی جماعت نے جلسہ منعقد کیا۔ ریڈیو یوگنڈا پر بھی جلسہ کا اعلان ہوا۔ خدا کے فضل سے احمدی احباب کے علاوہ سینکڑوں کی تعداد میں غیر احمدی مسلمان اور عیسائیوں نے بھی جلسہ میں شرکت کی۔ اس جلسہ میں احمدی احباب مساکا۔ کمپالہ، جنجہ اور مبالی سے آکر شریک ہوئے۔

پہلا اجلاس مکرم ڈاکٹر لعل الدین احمد صاحب کی زیرِ صدارت منعقد ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ کسامبیرا مکرم جیمسی مائیگے نے احمدیت کا کسامبیرا میں آغاز اور شیوخ کی مخالفت کے باوجود احباب کی استقامت اور جماعت کی ترقی کے متعلق ایمان افروز حالات بیان کئے۔ اس کے بعد مکرم الحاج ابراہیم سینفومہ نے "احمدیت نے ہمیں کیا دیا" کے موضوع پر تقریر کی۔ آپ نے بتایا کہ پہلے ہم صرف نام کے مسلمان تھے لیکن احمدیت کے آنے سے ہمیں قرآن و سنت کا علم ہوا۔ اور ہم اندھیرے سے نکل کر نور و ہدایت میں آئے۔ کئی بدعات جو ہم میں سالوں سے راسخ ہو چکی تھیں۔ ان سے چھٹکارا ملا۔ مکرم حاجی صاحب کے بعد محترم ڈاکٹر احمد دین صاحب احمدی نے ذکرِ حبیب کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرۃ کے چند پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ مکرم ڈاکٹر صاحب کی تقریر کے بعد مکرم مولوی مقبول احمد صاحب ذبیح نے مصلح موعود کی پیشگوئی تفصیل سے بتائی کہ کس طرح پوری ہوئی۔ اس کے بعد مکرم شیخ محمد بوذا نے تقریر کرتے ہوئے اپنے قبولِ احمدیت کے متعلق ایمان افروز حالات سنائے۔ اس کے بعد کسامبیرا کے عیسائی چیف نے پانچ منٹ کی تقریر میں مشن کے کام کی تعریف کی کہ پہلے ہمیں اسلام سے بہت زیادہ نفرت تھی۔ احمدیہ مشن نے جب سے اسلام کی تبلیغ ہمارے علاقہ میں شروع کی ہے ہماری اسلام کے متعلق غلط فہمیاں دُور ہو رہی ہیں۔ اس کے بعد معلم جمعہ جمیبی نے مسئلہ نبوت کے موضوع پر تقریر کی۔ آخر میں صاحبِ صدر نے اپنی صدارتی تقریر میں بائیبل اور قرآن مجید کے حوالہ جات سے بتایا کہ ہم میں اور عیسائیوں میں بہت سی باتیں مشترک ہیں۔ لیکن شومئی قسمت کہ عیسائی مذہب کی حقیقت سے ناآشنا ہونے کی وجہ سے انہیں چھوڑ چکے ہیں۔ مگر ہم مسلمان گزشتہ انبیاء کی سُنتوں پر عمل پیرا ہیں۔ تقریر کے آخر پر آپ نے سامعین کا شکریہ ادا کیا۔ مسجد کسامبیرا کی چٹائیوں کے لئے آپ نے سو شلنگ کا عطیہ دیا۔ دُعا کے بعد پہلا اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

دوسرا اجلاس کھانے کے بعد مکرم الحاج محمد ابراہیم سیفومہ کی زیرِ صدارت ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد معلم عبد الحمید جمیبے نے وفاتِ مسیح علیہ السلام کے موضوع پر مدلل تقریر کی۔ انہوں نے اپنی تقریر میں قرآن کریم، احادیث اور بائیبل کے حوالہ جات پیش کر کے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات ثابت کی۔

بعد ازاں معلم ہارون نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کے متعلق تقریر کی۔ تمام تقاریر خدا تعالیٰ کے فضل سے نہایت توجہ اور سکون کے ساتھ سُنی گئیں۔ اور آخر تک سامعین اطمینان کے ساتھ جلسہ گاہ میں بیٹھے رہے۔ عورتیں بھی کثیر تعداد میں جلسہ میں شریک ہوئیں۔ اجلاس کے اختتام پر مکرم الحاج ابراہیم سینومہ نے دعا کرائی۔

ایک پاکستانی دوست ڈاکٹر اظہر محمود جو ایک میڈیکل سکول میں پڑھاتے ہیں ان کا نکاح ایک یورپین نومسلمہ سے مسجد احمدیہ کمپالہ میں ہوا۔ مکرم ڈاکٹر لعل دین احمد صاحب نے نکاح پڑھایا۔ نکاح کی تقریب میں میڈیکل سکول کے یورپین اساتذہ بھی شامل ہوئے۔ مکرم ڈاکٹر صاحب نے خطبہ نکاح میں نکاح کی غرض و غایت اور اسلام میں عورت کے حقوق بتائے جس سے یورپین بہت متاثر ہوئے۔

امسال یوگنڈا سے چار احمدی افراد مکرم ڈاکٹر لعل دین احمد صاحب اور ان کی بیگم صاحبہ۔ مکرم محمد امین صاحب جنجومہ اور خاکسار حج کے لئے گئے۔

مسجد احمدیہ کمپالہ میں ہر روز بعد نماز مغرب مکرم چوہدری چراغدین صاحب ملفوظات کا درس دیتے رہے۔ مسجد احمدیہ جنجہ میں خاکسار نمازِ مغرب کے بعد تفسیر کبیر کا درس دیتا رہا۔ نیز جنجہ میں جماعت کے بچوں کو قاعدہ یسرنا القرآن، قرآن مجید ناظرہ اور بعض کو قرآن مجید کا ترجمہ پڑھایا۔

عرصہ زیرِ رپورٹ میں خدا تعالیٰ کے فضل سے چھبیس افراد بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔

آخر میں خاکسار مندرجہ ذیل احباب کے لئے خاص طور پر دعا کی درخواست کرتا ہے جنہوں نے جماعتی کاموں میں مختلف ذرائع سے ہماری قابلِ قدر مدد کی ہے۔

مکرم میاں محمد حسین صاحب کھوکھر۔ مکرم ڈاکٹر لعل الدین احمد صاحب۔ مکرم چوہدری مختار احمد صاحب ایاز۔ مکرم ڈاکٹر احمد دین صاحب احمدی۔ مکرم چوہدری چراغ دین صاحب سیکرٹری مال کمپالہ۔ مکرم عبد الشکور صاحب بٹ مکرم عبد الحمید صاحب بٹ سیکرٹری مال جنجہ۔ مکرم ڈاکٹر مختار احمد صاحب۔ مکرم الحاج ابراہیم سینومہ۔ مکرم زکریا کزیٹو۔ اور معلم محمد بوذا۔

اللہ تعالیٰ ان سب کو دینی و دنیاوی ترقیات سے نوازے اور ان کے تمام مقاصد حسنہ میں ان کو کامیابی عطا فرمائے۔ آمین۔

خاکسار
مرزا محمد ادریس مبلغ یوگنڈا

قائدین اضلاع و علاقہ کا تقرر

قائدین اضلاع و علاقہ مجلس خدام الاحمدیہ کے تقرر کے بارہ میں معاملہ زیرِ غور ہے اور فیصلہ جات کی اطلاع ساتھ ساتھ متعلقہ احباب کو بھجوائی جا رہی ہے اس لئے تاوقتیکہ مرکز کی طرف سے کسی قائد کو تبدیلی کی اطلاع ملے جملہ قائدین حسبِ سابق اپنا کام جاری رکھیں۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

فارم رکنیت پُر کریں

بہت سے ایسے خدام ہیں جنہوں نے ابھی تک خدام الاحمدیہ کے فارم رکنیت پُر نہیں کئے۔ قائدین سے درخواست ہے کہ وہ ایسے خدام سے فارم پُر کروا کے جلد از جلد مرکز میں بھجوا دیں۔ اسی طرح بہت سے اطفال ۱۵ سال عمر ہو جانے پر یکم نومبر ۶۶ء سے خدام الاحمدیہ میں آ چکے ہیں۔ قائدین کا فرض ہے کہ ان سے بھی فارم رکنیت پُر کروا کے مرکز میں بھجوائیں۔ فارم رکنیت حسبِ ضرورت دفتر مرکزیہ سے طلب کئے جا سکتے ہیں۔

(مہتمم تجنید خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

فوری ضرورت

دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ میں ایک چوکیدار اور ایک مالی کی فوری ضرورت ہے امیدوار محنتی اور اپنے کام سے پوری طرح واقف ہونا چاہیئے۔ تنخواہ صدر انجمن احمدیہ کے قواعد کے مطابق دی جائے گی۔ خواہش مند اپنی درخواستیں مقامی پریذیڈنٹ اور قائد خدام الاحمدیہ سے تصدیق کرا کر ۲۲ر نومبر ۶۶ء تک دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ میں پہنچا دیں۔ اور ۲۳ر نومبر بروز بدھ دو بجے بعد دوپہر دفتر میں تشریف لا کر مجھ سے ذاتی طور پر ملیں۔

(نور الحق تنویر معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

امانت تحریک جدید کی اہمیت

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:۔

"یہ چندہ تحریک جدید سے کم اہمیت نہیں رکھتا اور پھر اس میں سہولت ہے کہ اس طرح تم پس انداز کر سکو گے۔ اگر کوئی شخص اپنے عمل سے یہ ثابت کر دیتا ہے کہ اس کے پاس جتنی جائداد ہے اتنی ہی قربانی کی روح اسکے اندر موجود ہے تو اس کا جائداد پیدا کرنا بھی دین کی خدمت ہے اور اس کا دنیا کمانے میں وقت لگانا نماز سے کم نہیں۔ یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ یہ چندہ نہیں اور نہ ہی چندہ میں وضع کیا جا سکتا ہے۔ یہ سلسلہ کی اہمیت اور شوکت اور مالی حالت کی مضبوطی کے لئے جاری رہے گی۔

غرض یہ تحریک ایسی اہم ہے کہ میں تو جب بھی تحریک جدید کے مطالبات پر غور کرتا ہوں تو ان سب میں امانت فنڈ کی تحریک پر خود حیران ہو جایا کرتا ہوں اور سمجھتا ہوں کہ امانت فنڈ کی تحریک الہامی تحریک ہے کیونکہ بغیر کسی بوجھ اور غیر معمولی چندہ کے اس فنڈ سے ایسے ایسے کام ہوئے ہیں کہ جاننے والے جانتے ہیں وہ ان کی عقل کو حیرت میں ڈالتے ہیں۔" (افسر امانت تحریک جدید)

افکارِ معاصرین

فاصلے کیسے کم ہوں؟

(از صوفی نذیر احمد صاحب کاشمیری مقیم سری نگر منقول از صدقِ جدید ۱۱ نومبر ۱۹۶۶ء)

نوٹ :- اس سلسلے میں صفحہ ۲ پر ایڈیٹوریل ملاحظہ فرمائیں

ندائے ملت لکھنؤ کے پرچے مورخہ ۲۳ ستمبر ۱۹۶۶ء میں مجلس مشاورت کے صدر محترم نے ذیل کے عنوان سے ایک بیان شائع کیا ہے۔

"مسلمانوں اور غیر مسلمانوں میں فاصلے کم ہونا ضروری ہیں"

یہی بیان اس گذارش کا فوری محرک ہے۔ سوال یہ ہے کہ یہ فاصلے کیسے کم ہوں؟ سیکولر تعمیرِ معاشرہ ایک ایسا غیر متعین اندازِ تعبیر ہے کہ جس کا مفہوم ان لوگوں کو بھی معلوم نہیں کہ جنہوں نے اسے موجودہ دور میں ایک نئے عمرانی سلوگن کی حیثیت سے ہوا دی ہے۔ کیا جواہر لال کے ذہن میں اس سلوگن کا وہی مفہوم تھا جو راجگوپال اچاری، جے پرکاش نرائن، ونوبا یا جن سنگھی لیڈروں کے ذہن میں ہے؟ سارے عالمی سیاست کے موقف اور اس کی مجبوریوں پر نظر رکھتے ہوئے اس کا جو مفہوم متعین کیا جا سکتا ہے وہ صرف اس قدر ہے کہ لادینیت کی اشتراکی جبریت اور عسکری نظم کے مقابل نوعِ انسانی کے لئے فی الجملہ آزادیٔ فکر و عمل کی کوئی صورت کی جائے۔ اسے کہیں "ہیومن ازم اور کہیں سیکولرازم وغیرہ کے مختلف نام دئے جاتے ہیں اور اس کے اتنے ہی مفہوم بن سکتے ہیں جتنے اس کے ماننے والے ہیں۔ مذہب کے نام پر ماضی میں جو ظلم و زیادتی ہوئی ہے اور جسے گذشتہ دو سو برس سے مغربی لامذہبیت نے خوب ہوا دی ہے۔ اس سے بچاؤ کا خیال بھی سیکولرازم کی گرم بازاری کا ایک نمایاں سبب معلوم ہوتا ہے۔ لیکن چونکہ یہ کوئی بھی معین لائحہ عمل نہیں ہے اس لئے اس سے نہ تو کمیونسٹ جبریت کو اور نہ مذہبی ظلم و زیادتی کو روکنا ممکن ہے بلکہ اس کے زیرِ سایہ یہ دونوں کڑوے بیج خوب بارور ہو سکتے ہیں۔ یہی سبب ہے کہ مارکسی امت بھی اس کی بھرپور تائید کرتی رہتی ہے۔ اب اگر یہ فاصلے اسی سیکولرازم کے زیرِ سایہ کم کرنے ہیں تو پھر مجلس مشاورت کی قسم کی تنظیموں کی کیا ضرورت ہے۔ نظامِ سیاست و نظامِ معیشت کے ساتھ ہم نظامِ تعلیم کو جس قدر سیکولر لائن پر لایا جائے گا۔ اسی قدر یہ فاصلے کم ہوتے جائیں گے اور بالآخر "من تو شدم تو من شدی من تن شدم تو جاں شدی" کا معاملہ ہو جائے گا۔ یہ ہے جمہوری انداز کا سیکولر ابہام اور اس کے نتائج۔ یہ موجودہ دور کے ٹوٹتے ہوئے نظامِ اعصاب کا ایک بہانہ ہے اور کچھ نہیں۔ حقیقی سیکولر نظام تو مارکسزم ہے جو پوری ذمہ داری سے سارے اخلاقی و روحانی تصورات کو ایک طرف کرتا ہوا پورے معاشرے کو مکمل لامذہبیت بنانے پر نظر رکھتا ہے

صدر محترم نے اسی مضمون میں یہ بھی ظاہر کر دیا ہے کہ مجلس کے پیشِ نظر مختلف جماعتوں سے سیاسی سمجھوتوں کا سوال بھی نہیں ہے۔ گویا جماعت کو پوری طرح انکار ہے کہ وہ کوئی سیاسی جماعت ہے سوال یہ ہے کہ اب جماعت کے پاس ابنائے وطن کو قریب کرنے کا کونسا معین ذریعہ رہ جاتا ہے۔ یہ عرض کیا جا چکا ہے کہ جمہوری سیکولرازم کوئی معین تصور نہیں ہے وہ زیادہ سے زیادہ شریفانہ انداز کی ابن الوقتی ہے۔

کیا اس تقرب کا ذریعہ مذہب کو بنایا جائیگا؟ اب اس فاصلے کو کم کرنے کا ذریعہ دین و مذہب رہ جاتا ہے۔ اور اگر امتِ اسلامیہ کے لیڈروں کا یقین اب بھی دین و مذہب پر ہے اور یہ سب جوش و خروش صرف ہنگامی مصرتوں سے بچنے یا کہیں کہیں جزوی سے مفاد حاصل کرنے کے لئے نہیں ہے (جنوبی ہند میں مجلس کا ایک ممبر گروہ خدا و مذہب کے کھلے دشمنوں سے چند عہدوں کے لئے جو سمجھوتہ کر رہا ہے۔ اس پر نظر رکھی جائے) بلکہ وہ ایک خالص دینی ملت کی روح کی تڑپ ہے یا یہ تڑپ بھی اسی جوش کا محرک ہے تو پھر صاف اور واضح راستہ یہ ہے کہ اسی تڑپ کا سہارا رکھ کر ملت کے تمام ثقہ اور ذمہ دار لوگوں کا تعاون مزید حاصل کیا جائے اور خالص دینی نقطۂ نگاہ سے ایک طرف اپنا موقف معین کیا جائے اور دوسری طرف اسی دینی موقف کی مناسبت سے ابنائے وطن کے درمیان اور اپنے درمیان کا فاصلہ کم کرنے کی یک رنگ و یک سو کوشش شروع کی جائے۔

جب مجلس کے سامنے سیاسی جماعتوں سے سمجھوتوں کا سوال کوئی معنی نہیں رکھتا۔ جب مجلس سیکولرازم کی ترویج کے لئے نہیں بلکہ اپنی ملی بقا کے لئے کوشاں ہے اور یہی اس کا مقصد ہے تو پھر اپنی راہ عمل کو غیر متعین رکھنا اس کے لئے کسی صورت موزوں نہیں۔ اس لئے کہ اس کا نتیجہ بھی ملتِ اسلامیہ کا غیر مسلموں میں معاشرتی ادغام ہوگا۔ اس کے علاوہ کچھ نہیں ہو سکتا۔ جمعیت العلماء نے ۱۹۴۷ء میں یہ ایک صحیح فیصلہ کیا تھا کہ اس کی تنظیم کا سیاسی دور ختم ہو رہا ہے اور آئندہ وہ خالص مذہبی جماعت کی حیثیت سے کام کرے گی۔ لیکن راہ عمل نہ کرنے کے سبب وہ مسلمانوں میں سیاسی سند رکا سب سے زیادہ طواف والی جماعت ثابت ہوئی خداوند کریم اسے بھی محاسبۂ نفس کی توفیق دے اور اپنے مصرفِ صحیح میں استعمال کرے۔ اگر مجلس مشاورت نے بھی صرف محمدہ تمناؤں تک اپنی مساعی کو محدود رکھا اور داخلی و خارجی دونوں اعتباروں سے راہ عمل کو معین و فعال صورت نہ دی تو وہ بھی چند سے خام امیدوں اور ہنگامی جذبات کی طواف گاہ رہنے کے بعد ملت کے اندر ایک ایسی بے یقینی اور مایوسی کو جنم دے گی کہ جس کا کوئی بھی علاج نہ ہوگا۔

کیا مسلم مجلس مشاورت کے صدر محترم اور ان کے رفقاء اس گذارش پر غور فرمائیں گے؟ وقتی مسائل میں مجلس کے کارکن جو جوش و ولولہ دکھا رہے ہیں وہ پوری طرح گذارش کنندہ کے سامنے ہے لیکن زندگی تو اپنے ظاہری مسلسل بحرانوں کا ایک اٹوٹ سلسلہ ہے صبح سے شام تک زندگی کا کونسا لمحہ ہے جسے لمحۂ فراغت کہنا جائز ہوگا۔ لہٰذا اسی بحرانی حالت میں ہی ایک زندہ ملت کو اپنی اساسوں کی تجدید کا سامان کرنا ہوتا ہے۔ بلکہ تجدیدِ ملت و دین کی ضرورت ایسے ہی حالات میں ضروری ہو جاتی ہے۔ مبادا شجرۂ ملت جڑوں سے نہ اکھڑ جائے۔ یہ خطرہ آج آخری درجہ پر پہنچ چکا ہے۔

نازشِ حسنِ چمن یاد آیا

پھر کوئی غنچہ دہن یاد آیا
نازشِ حسنِ چمن یاد آیا

پھر پھولوں میں جلن اٹھنے لگی
پھر کوئی سیمیں بدن یاد آیا

پھر وہی عاشقِ قرآنِ حکیم
خادمِ قوم و وطن یاد آیا

صحنِ گلشن میں قدم رکھتے ہی
ناگہاں عہدِ کہن یاد آیا

دیکھ کر ہنستے ہوئے گُل ہر سو
اُن کا اندازِ سخن یاد آیا

مہدیٔ پاک کا پسرِ موعودؓ
اور وہ موعود زمن یاد آیا

جس کی تھی موت بھی موت "حسن"٭
مجھ کو وہ ہمدم وہ محسنؓ یاد آیا

جس کی ہمت نے بسایا ربوہ
دیکھ کر وہ وطن یاد آیا

محمد صدیق امرتسری
(سابق مبلغ سنگاپور)

٭ "موتِ حسن موتِ حسن در وقتِ حسن" (الہام حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ)

تعمیر مسجد کیلئے زیورات کی پیشکش

احمدی مستورات کے نیک نمونے

ہمارے محسن آقا حضرت اقدس خاتم النبیین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں دین اسلام کی حفاظت کے لئے مستورات نے اپنے آقا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشاد مبارک پر اپنے عزیز زیورات اتار کر اپنے پیارے آقا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت بابرکت میں پیش کر دئے۔

اسلام کی نشاۃ ثانیہ میں احمدی مستورات بھی اشاعت اسلام کے لئے قرون اولیٰ کی سی قربانیوں کا نمونہ پیش کر رہی ہیں۔ چنانچہ ایک خانۂ خدا کی تعمیر کے لئے حسب ذیل بہنوں کو اپنے قیمتی زیورات پیش کرنے کی سعادت حاصل ہوتی ہے۔ اللہ تعالےٰ ہماری بہنوں کی اس قربانی کو شرف قبولیت بخشے۔ اور انہیں اور ان کے خاندانوں کو ہمیشہ اپنے خاص فضلوں اور برکتوں سے نوازے۔ آمین

۱۳۱۔ محترمہ عائشہ پروین صاحبہ کراچی — چوڑی طلائی ایک عدد
۱۳۲۔ محترمہ شفقت نسیاء صاحبہ کراچی منجانب والدہ صاحبہ — بالیاں طلائی دو عدد
۱۳۳۔ محترمہ اختر فردوس صاحبہ بنت چوہدری مولا بخش صاحب گوٹھ نتھے خاں۔ ضلع خیرپور۔ سندھ — انگوٹھی طلائی ایک عدد

(قائمقام وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

دعائے مغفرت

میرے والد محترم میاں محمد ابراہیم صاحب (مہاجر جموں وکشمیر) موضع گہ مولا ورکاں تحصیل وضلع گوجرانوالہ میں ایک لمبا عرصہ بیمار رہنے کے بعد مورخہ ۷ نومبر ۱۹۶۶ء کو وفات پا گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم سلسلہ کے بہت مخلص اور شیدائی احمدی تھے۔ ان کی وفات پر بہت سے احباب نے مجھے تعزیتی خطوط لکھے ہیں۔ ان کا فرداً فرداً جواب دینا میرے لئے بہت مشکل ہے بذریعہ اخبار ان سب احباب کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور دعا کی درخواست کرتا ہوں کہ اللہ تعالےٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے آمین

(مبارک احمد قمر متعلم جامعہ احمدیہ ربوہ)

تصحیح

اخبار الفضل ۱۱ نومبر ۱۹۶۶ء کے صلا پر ایک فہرست "تعمیر مسجد کے لئے زیورات کی پیشکش" شائع ہوئی ہے۔ اسکے شمار نمبر ۱۲۸ نام غلط چھپ گیا ہے۔ درست اندراج حسب ذیل ہے

محترمہ محمودہ بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری محمد شریف صاحب آف فرنکفورٹ جرمنی حال جہلم شہر

(قائمقام وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

درخواست دعا

میرا لڑکا نجم الثاقب بیٹا دو سال پچھلے دنوں کافی بیمار رہا ہے۔ اب بفضل تعالےٰ صحت تو اچھی ہے۔ لیکن کمزوری تا حال کافی زیادہ ہے جس کی وجہ سے اس کی والدہ بہت پریشان رہتی ہے۔ احباب جماعت سے خصوصی دعا کی درخواست ہے

(محمد نواز مومن)

گندم کی ایک نئی قسم — میکسی پاک

[redacted]

پچھلے چند برسوں میں مغربی پاکستان میں میکسیکو کی نئی قسم کی گندم کی کامیابی کی وجہ اکتوبر ۱۹۶۵ء میں دو قسموں پنجامو ۶۲ اور سرمارو جولم ۲ الف کا ۲۵۰ ٹن بیج بڑے پیمانے پر تجربہ کے لئے بویا گیا جس سے خشک سالی کے باوجود نہایت حوصلہ افزا نتیجے پیدا ہوئے ہیں۔ بلا شک وشبہ یہ دونوں قسمیں اپنی پہلی قسموں کے مقابلہ میں پیداوار کے لحاظ سے بہت آگے نکل گئی ہیں۔ لیکن ان قسموں کے دانے لال رنگ کے اور نرم ہونے کی وجہ سے چپاتی بنانے کے لئے اتنے موزوں نہیں۔ چنانچہ حال ہی میں ایک اور قسم میکسی پاک ۶۵ تیار کی گئی ہے۔ جو کہ پیداوار کے لحاظ سے سب قسموں سے نمبر لے گئی ہے۔ میکسیکو کی پنجامو ۶۲ اور سرمارو جولم ۲ الف جیسی قسموں سے بھی زیادہ پیداوار دے چکی ہے اور اپنی دیگر قسموں سی ۲۷۱ سی ۲۷۳ اور ڈرک وغیرہ سے آسانی کے ساتھ دو سے اڑھائی گنا پیداوار دے دیتی ہے

پچھلے سال بارانی علاقوں میں اس قسم پر جو تجربے ہوتے ہیں ان سے بھی نہایت حوصلہ بڑھانے والے نتیجے برآمد ہوتے ہیں اسکے دانے سفید رنگ کے اور کسی قدر سخت ہیں اور جو کہ چپاتی بنانے کے لئے بھی بڑی حد تک موزوں ہیں۔ امید کی جاتی ہے کہ اس نئی گندم کی کاشت ملک کا مسئلہ خوراک جلدی حل کرنے میں بہت مدد دے سکتی ہے۔ چنانچہ اس قسم کا بیج بڑھانے اور جلد سے جلد زیادہ سے زیادہ رقبہ پر اس گندم کی کاشت کے لئے حکومت پوری کوشش کر رہی ہے۔

ستمبر ۱۹۶۳ء میں ایک لائن ۲۲۵۵ (F.N.X.K.-N.I. N-10-B) کی ضروریات کے لئے میکسیکو سے منگوائی گئی۔ مغربی پاکستان کی زمین اور آب وہوا اس لائن کے لئے خوب موزوں ثابت ہوئی۔

اس لائن میں سرخ اور سفید دونوں قسم کے دانے موجود تھے۔ چنانچہ یہ لائن سی، پی ۹۰ (C-B/90) کے نام سے دو سال تک زیر تجربہ رہی اسی کو اس سے انتخاب کے ذریعے میکسی پاک ۶۵ پیدا ہوئی جس نے ۶۵-۱۹۶۴ء میں ۱۷ من ۱۹۶۵/۶۶ء میں ۲۸ من فی ایکڑ پیداوار دے کر نیا ریکارڈ قائم کر دیا اگر اس کی کھاد پانی اور زمین وغیرہ کی ضرورتیں پوری کر دی جائیں تو اور زیادہ پیداوار بھی لی جا سکتی ہے۔

خصوصیات

اس کا قد چھوٹا۔ تنا مضبوط پتے گہرے سبز سٹے کسار وار لمبے اور سرخی مائل دانے سفید کسی قدر سخت اور سائز میں درمیانے ہوتے ہیں۔ لیکن پانی اور خوراک کی کمی ہو جانے سے دانوں کا سائز اکثر چھوٹا رہ جاتا ہے۔ مناسب خوراک مل جانے سے پودا خوب جاڑ بناتا ہے اور سٹا لمبا ہو جاتا ہے۔ اس سٹے سے ۸۰ دانے نکل آتے ہیں۔ ایک سٹے میں ۲۰ سے ۲۲ گھنڈیاں لگتی ہیں۔ جو سب کی سب دانوں سے بھرپور ہوتی ہیں۔

یہ گندم کب بوئی جائے۔

یہ قسم آخر اکتوبر سے لے کر نومبر کے درمیانی دنوں تک کاشت کی جا سکتی ہے۔ جب بجائی کا موسم شروع ہو جائے تو کوشش کرنی چاہیئے کہ جلد سے جلد اسے کاشت کر دیا جائے۔ جوں جوں بجائی پچھیتی ہوتی جائے گی۔ اس کی پیداوار میں کمی ہوتی چلی جائے گی۔

زمین اور کھاد

میکسی پاک ۶۵ سے زیادہ پیداوار حاصل کرنے کے لئے بھاری اور زرخیز زمین کی ضرورت ہے جس میں کافی نباتاتی مادہ (ORGANIC MATTER) موجود ہو۔ قد چھوٹا اور تنا مضبوط ہونے کی وجہ سے یہ قسم کھاد کی کافی مقدار استعمال کرنے کی صلاحیت رکھتی ہے۔ ابتدائی تجربوں سے معلوم ہوتا ہے کہ اس قسم کے لئے دو بوری سپر فاسفیٹ اور ڈیڑھ بوری امونیم سلفیٹ (یا یوریا) فی ایکڑ بآسانی استعمال کی جا سکتی ہیں۔ اگر زمین کمزور ہو تو اور زیادہ کھاد بھی استعمال کی جا سکتی ہے۔ اس طرح برسیم یا سبز کھاد کے بعد کاشت کرنے کی صورت میں ایک دو بوری امونیم سلفیٹ کم استعمال کی جا سکتی ہیں۔ چری۔ مکئی وغیرہ کے بعد کاشت کرنے کے لئے دو بوری امونیم سلفیٹ زیادہ استعمال کرنی ہوگی۔ ورنہ پیداوار کم رہے گی سپر فاسفیٹ کی تمام مقدار بیج بونے سے پہلے کھیت میں چھٹہ دے کر اور ہل چلا کر اچھی طرح زمین میں ملا دیا جائے دوسرا حصہ پہلے پانی کے ساتھ اور تیسرا حصہ دوسرے پانی کے ساتھ ڈال دیا جائے۔

چونکہ اس قسم کے دانے کسی قدر چھوٹے ہیں اس لئے فی ایکڑ کے لئے پچیس سے تیس سیر تندرست بیج کافی ہے بجائی کے لئے کیرا، پورا یا بیج ڈرل کوئی ایک طریقہ استعمال کیا جا سکتا ہے۔ لیکن خاص دھیان میں رکھنے والی بات یہ ہے کہ بیج ڈیڑھ دو انچ سے زیادہ گہرا نہ کیا جائے ورنہ اگاؤ پر برا اثر پڑے گا۔ چونکہ اس کو کھاد زیادہ جاتی ہے لہذا بجائی اچھے وتر میں کرنی چاہیئے۔

میکسی پاک ۶۵ کی صورت میں چونکہ کھادیں زیادہ مقدار میں استعمال کی جاتی ہیں۔ ایک دو پانی زیادہ لگانے چاہئیں تاکہ کھاد کا پورا پورا فائدہ اٹھایا جا سکے

کٹائی

کٹائی کا وقت تقریباً اپریل کے درمیانی دنوں سے شروع ہو جاتا ہے۔ چنانچہ صحیح طور پر فصل پک جانے پر فوراً کٹائی کا خیال کرنا چاہیئے۔ جوں ہی پودوں کی رنگت پیلی پڑ جائے کٹائی شروع کر دینی چاہیئے۔ زیادہ پک جانے پر کٹائی کرنے سے ہوم اور دانے جھڑنے شروع ہو جاتے ہیں جس سے پیداوار گر جاتی ہے۔

وصایا

ضروری نوٹ :۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس غرض کے لئے شائع کی جا رہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر مع ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

۲۔ ان وصایا کو جو نمبر دیئے جا رہے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے۔

۳۔ وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۱۸۵۳۴ :۔ میں رضیہ محمود زوجہ چوہدری بشیر محمود صاحب قوم جٹ گھمن پیشہ خانہ داری عمر ۲۶ سال پیدائشی احمدی ساکن راولپنڈی ڈاک خانہ خاص ضلع راولپنڈی صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۶/۴/۱۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد اس وقت حسب ذیل ہے۔ جو میری ملکیت ہے۔

۱۔ چوڑیاں طلائی دس عدد وزنی ۱۰ تولہ قیمتی -/۱۲۵۰ روپے (۲) ہار طلائی دو عدد وزن ۸ تولہ قیمتی -/۱۰۰۰ روپے (۳) کانٹے ۲ جوڑی طلائی ۵ تولہ وزن ۱ تولہ قیمتی -/۶۲۵ (۴) ٹکہ ایک عدد طلائی وزن ۱ تولہ قیمتی -/۱۲۵ روپے (۵) انگوٹھیاں طلائی ۶ عدد وزنی پونے دو تولہ -/۱۹۰ (۶) کڑے دو عدد طلائی ۴ تولہ قیمتی -/۵۰۰ روپے

جملہ میزان -/۳۶۹۰ روپے

اس کے علاوہ میرا حق مہر مبلغ دو ہزار روپے ہے جو کہ ابھی میرے خاوند کے ذمہ واجب الادا ہے۔ میں اس جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میرا اس وقت کوئی ذریعہ آمد نہیں۔ اگر کسی وقت کوئی ذریعہ آمد پیدا ہو جائے تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ (شرط اول -/۲ روپے)

الامتہ :۔ رضیہ محمود

گواہ شد :۔ بشیر محمود خاوند موصیہ مکان نمبر 365.B کالج روڈ۔ راولپنڈی

گواہ شد :۔ محمد عبد القیوم عفی عنہ سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ راولپنڈی۔

مسل نمبر ۱۸۵۳۵ :۔ میں عبد الستار ولد عبد القادر قریشی پیشہ تجارت عمر ۳۶ سال پیدائشی احمدی ساکن منڈی ڈاک خانہ خاص ضلع خاص صوبہ مغربی پاکستان۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۶/۹/۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد اس وقت حسب ذیل ہے۔ جو میری ملکیت ہے

۱۔ ایک مکان خام واقع محلہ پیر جوگیاں مکان نمبر ۱۹۷/E ننکانہ شہر جس کی موجودہ مالیت تین ہزار روپے ہے۔

۲۔ میری تین دکانیں پختہ کوٹ لکھپت (نئی آبادی لیاقت آباد) تحصیل و ضلع لاہور میں ہیں۔ ان کی موجودہ قیمت آٹھ ہزار روپیہ ہے۔

۳۔ ایک پلاٹ سفید زمین آٹھ مرلے واقع کوٹ لکھپت ضلع لاہور جس کی موجودہ مالیت بارہ صد روپے ہے۔

نوٹ :۔ چونکہ اس علاقہ میں حکومت اپنی سکیم کے مطابق یہ علاقہ خرید رہی ہے ممکن ہے موجودہ قیمتوں میں کمی بیشی ہو جائے۔ اس کی اطلاع دفتر مجلس کارپرداز کو دے دی جائے گی میں اس جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر جو ترکہ ثابت ہو اس کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس جائداد کے علاوہ میں نے ایک بجلی کی دکان ٹھیکہ پر لی ہے۔ چونکہ اس ماہ یہ کام شروع کیا گیا ہے اس لئے ماہوار آمد کے متعلق کچھ معلوم نہیں۔ ابھی دو ہزار روپے اس کا قرض بھی ادا کرنا ہے۔ چار ماہ کے بعد جو آمد ہوگی۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے منظور فرمائی جاوے (شرط اول -/۱ روپیہ) ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

العبد :۔ عبد الستار ولد عبد القادر قریشی سکنہ منڈی۔ محلہ پیر جوگیاں مکان نمبر ۱۹۷/E مورخہ ۶۶/۹/۵

گواہ شد :۔ غلام احمد پسر موصی عبد الستار

گواہ شد :۔ سید مبارک احمد سرور انسپکٹر وصایا۔

لائل پور کے احباب
الفضل کا تازہ پرچہ
مکرم بشیر احمد صاحب
کریم میڈیکل ہال امین پور بازار لائل پور
سے حاصل کریں (منیجر)

ترسیل زر اور انتظامی امور سے متعلق
منیجر الفضل
سے
خط و کتابت کیا کریں

رمضان المبارک ماہ نزول القرآن

بہت جلد اللہ تعالیٰ کی خاص الخاص رحمتوں کا مبارک مہینہ نازل ہونے والا ہے خوش قسمت ہیں وہ لوگ جنہیں پھر یہ مبارک دن دیکھنے نصیب ہو رہے ہیں اس مہلت کو غنیمت سمجھنا چاہیئے۔ اور جو نیکی ہو سکے اس کے کرنے میں تساہل نہ کرنا چاہیئے اس مبارک مہینہ میں جہاں تک ہو سکے زیادہ سے زیادہ کلام پاک کی تلاوت کرنا چاہیئے اسکے معنی سمجھنے چاہئیں۔ اور ان پر عمل کرنا چاہیئے۔

تاج کمپنی لمیٹڈ ہر سال ماہ رمضان المبارک کی خوشی میں اپنے ہاں کے طبع کردہ قرآنوں کے ہدیہ میں خاص رعایت دیتی ہے۔ چنانچہ اس سال بہ نسبت گذشتہ سالوں کے اس رعایت میں اضافہ کر دیا ہے یہ رعایت یکم نومبر ۶۶ء سے شروع ہو کر ۲۱۔ جنوری ۶۷ء تک جاری رہیگی رمضان المبارک سے دو ماہ قبل رعایت اسلئے شروع کر دی ہے کہ آپ اطمینان سے اپنی پسند کے قرآن پاک ہدیہ کریں ہم نے تیس مختلف اقسام کے قرآنوں کے نمونوں کے ایک ایک ورق کا مجموعہ تیار کر دیا ہے۔ آپ نمونوں کا یہ مجموعہ ایک کارڈ بھیج کر مفت منگوالیں اس سے آپ کو اپنے لئے قرآن پاک کا انتخاب کرنا بڑا آسان ہوگا۔

تاج کمپنی لمیٹڈ پوسٹ بکس ۵۳۰ کراچی

ماہنامہ انصار اللہ ربوہ کی خریداری بڑھانے کے نیک کام میں تعاون فرمائیں
(قائد اشاعت انصار اللہ مرکزیہ)

محترم مولانا شیخ عبد القادر صاحب فاضل کا جسدِ خاکی سپردِ خاک کر دیا گیا

نماز جنازہ امیر مقامی محترم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل نے پڑھائی

ربوہ ——— محترم مولانا شیخ عبد القادر صاحب فاضل کی نعش مورخہ ۱۹ نومبر ۱۹۶۶ء کو بعد نماز عصر بہشتی مقبرہ کے قطعہ مربیان میں سپرد خاک کر دی گئی۔ اس طرح حق و صداقت کا وہ شیدائی جس نے عین جوانی کے عالم میں اپنا آبائی مذہب "ہندو دھرم" ترک کرکے اسلام قبول کیا۔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کا دیرینہ خادم جو ربع صدی سے بھی زائد عرصہ تک لوگوں کو حق کی طرف دعوت دیتا رہا اور اصلاح و ارشاد اور تربیت کا فریضہ انجام دیتا رہا اور وہ بلند پایہ مصنف جس نے نہایت قابل قدر سوانحی اور تاریخی کتب تصنیف کرکے جماعت میں ایک بلند پایہ مصنف کی حیثیت سے نام پیدا کیا اس جہانِ فانی سے ہمیشہ ہمیش کے لئے روپوش ہو گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

جیسا کہ قبل ازیں اطلاع شائع ہو چکی ہے محترم مولانا شیخ عبد القادر صاحب نے لاہور میں جہاں آپ عرصہ دراز سے بطور مربی سلسلہ خدمات سرانجام دے رہے تھے مورخہ ۱۸ نومبر بروز جمعۃ المبارک بوقت ۵½ بجے شام بعمر ۵۸ سال وفات پائی تھی۔ امیر مقامی محترم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل نے لاہور سے اطلاع موصول ہونے پر اسی رات کراچی اور میرپور خاص کے امرائے جماعت سے ٹیلی فون پر رابطہ قائم کرکے محمد آباد میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کو محترم مولانا مرحوم اور محترم ملک محمد خان صاحب غزنوی کی وفات کی اطلاع پہنچانے کا انتظام کر دیا تھا۔ ۱۹ نومبر کو صبح حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے میرپور خاص سے بذریعہ ٹیلیفون یہ ہدایت موصول ہوئی کہ مقبرہ بہشتی میں موصی مربی صاحبان کا ایک علیحدہ قطعہ مقرر کرکے محترم شیخ عبد القادر صاحب مرحوم کو اس میں دفن کیا جائے نیز حضور نے محترم ملک محمد خان صاحب مرحوم کو قطعہ صحابہ عام میں دفن کرنے کی منظوری عطا فرمائی۔

محترم مولانا شیخ عبد القادر صاحب مرحوم کی پہلی نماز جنازہ لاہور میں ۱۹ نومبر کو صبح پونے نو بجے باغ بیرون دلی دروازہ میں ادا کی گئی۔ جس میں جماعت احمدیہ لاہور کے قریباً چھ سات سو افراد نے شرکت کی۔ نماز محترم میاں محمد یوسف صاحب سابق نائب امیر جماعت نے پڑھائی۔ بعد ازاں جنازہ بذریعہ ایمبولینس کار ۱۱½ بجے قبل دوپہر ربوہ لایا گیا۔ موٹر کار اور ایک بس کے ذریعہ لاہور کے پچاس کے قریب احباب جنازہ کے ہمراہ ربوہ آئے۔ جنازہ مہمان خانہ میں لا کر رکھا گیا جہاں احباب نے آپ کا چہرہ آخری بار دیکھا۔

نماز عصر کے بعد امیر مقامی محترم مولانا ابو العطاء صاحب نے مسجد مبارک کے مشرقی میدان میں نماز جنازہ پڑھائی جس میں مقامی احباب بہت کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔ بعد ازاں جنازہ بہشتی مقبرہ لے جا کر محترم مولانا شیخ عبد القادر صاحب مرحوم کا جسدِ خاکی قطعہ مربیان میں سپرد خاک کیا گیا۔ اس قطعہ کا آپ ہی کی قبر سے آغاز ہوا۔ قبر تیار ہونے پر محترم مولانا ابو العطاء صاحب نے دعا کرائی۔

محترم مولانا صاحب مرحوم ابتداء ہی سے غیر مذہب کے ان نیک فطرت لوگوں میں سے تھے جن کا انجام کار حلقہ اسلام کی آغوش میں آنا مقدر تھا بلکہ جنہیں اللہ تعالیٰ نے خدمت اسلام کی توفیق عطا کرنے کے لئے چن رکھا تھا چنانچہ آپ ۱۹۲۵ء میں جبکہ آپ کی عمر ۱۶، ۱۷ سال ہی تھی سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دست مبارک پر بیعت کرکے ہندو مت سے اسلام میں داخل ہوئے۔ پہلے آپ کا نام سوداگر مل تھا۔ اسلام قبول کرنے کے بعد آپ کا عبد القادر نام رکھا گیا۔ قادیان میں جا کر آپ نے عربی پڑھی قرآن مجید اور احادیث کا علم حاصل کیا اور پھر علوم دینیہ میں دسترس حاصل کرکے باقاعدہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے مبلغ مقرر ہوئے۔ آپ سالہا سال سے لاہور میں مربی سلسلہ کے فرائض سرانجام دے رہے تھے۔ آپ نے بحیثیت ایک بلند پایہ مصنف کے بہت نام پیدا کیا۔ چنانچہ آپ کی تصنیف کردہ کتب میں سیرت سید الانبیاءؐ، سیرت طیبہ، حیات نور، حیات بشیر، اور لاہور (تاریخ احمدیت) اپنوں اور غیروں میں بہت مقبول ہوئیں۔ اس طرح آپ نے پیغام حق کی اشاعت اور تالیف و تصنیف میں عمر گزار کر بہت کامیاب زندگی بسر کی۔ گو بعد میں آئے لیکن بعض جہت سے بہتوں پر سبقت لے گئے۔

محترم شیخ صاحب مرحوم بہت دیندار، عبادت گزار، نہایت خوش خلق، خاموش طبع، بلا کے محنتی، عجز و انکسار کے پتلے۔ بڑوں کا بے حد احترام اور چھوٹوں پر بے حد شفقت کرنے والے بزرگ تھے۔ مزاج اتنا ٹھنڈا پایا تھا کہ طبیعت میں غصہ نام کو نہ تھا۔ دوسروں سے ہمیشہ مسکرا کر بشاشت سے ملتے اور ہر طرح دلداری فرماتے۔ الغرض بہت خوبیوں کے مالک تھے۔ آپ نے تین صاحبزادیاں اور پانچ صاحبزادے اپنی یادگار چھوڑے ہیں۔ سب سے بڑے صاحبزادے عبد الماجد صاحب (مسجد احمدیہ بیرون دہلی دروازہ لاہور) ہیں۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ محترم مولانا صاحب مرحوم کو جنت الفردوس میں درجات بلند فرمائے، اعلیٰ علیین میں جگہ دے اور اپنے خاص مقام قرب سے نوازے نیز آپ کی اولاد و جملہ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے دین و دنیا میں ان کا حامی و ناصر ہو اور آپ کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

محترم ملک محمد خان صاحب غزنوی کا جسدِ خاکی بہشتی مقبرہ میں سپردِ خاک کر دیا گیا

نماز جنازہ اور تدفین میں احباب بہت کثیر تعداد میں شریک ہوئے

ربوہ ——— محترم ملک محمد خان صاحب غزنوی مرحوم کا جسد خاکی مورخہ ۱۹ نومبر ۱۹۶۶ء بروز ہفتہ بعد نماز عصر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی منظوری سے جو اسی روز میرپور خاص سے بذریعہ فون موصول ہوئی تھی بہشتی مقبرہ کے قطعہ صحابہ میں سپرد خاک کر دیا گیا۔ محترم خان صاحب مرحوم نے ۱۸ نومبر بروز جمعۃ المبارک بارہ بجے دوپہر بعمر ۷۱ سال ربوہ میں وفات پائی تھی۔

امیر مقامی محترم مولانا ابو العطاء صاحب نے مورخہ ۱۹ نومبر کو بعد نماز عصر مسجد مبارک کے شرقی میدان میں محترم مولانا شیخ عبد القادر صاحب مرحوم کے جنازہ کے ساتھ آپ کی نماز جنازہ بھی پڑھائی جس میں احباب بہت کثیر تعداد میں شریک ہوئے بعد ازاں دونوں جنازے بہشتی مقبرہ لے جا کر وہاں الگ الگ قطعات میں دونوں کی تدفین عمل میں آئی۔ اور قبریں تیار ہونے پر محترم امیر صاحب مقامی نے دونوں قبروں پر الگ الگ دعا کرائی جس میں جنازوں کے ہمراہ آنے والے کثیر التعداد احباب نے شرکت کی۔

محترم خان صاحب مرحوم افغانستان کے ایک معزز خاندان سے تعلق رکھتے تھے وہاں گیارہ سال کی عمر میں آپ نے قبول حق کی سعادت پائی اور ۱۹۰۶ء میں بذریعہ خط حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے بیعت کا شرف حاصل کیا۔ حق کی خاطر آپ نے ۱۹۰۹ء میں گھر سے جدائی اختیار کی اور اپنے وطن سے ہجرت کرکے قادیان آ حاضر ہوئے اور پھر یہیں کے ہو رہے اور تمام عمر خدمت سلسلہ میں بسر کی۔ قیام پاکستان کے بعد سے ربوہ میں ہی رہائش پذیر تھے۔ بہت نیک مخلص اور فدائی احمدی تھے آپ نے متعدد بیٹیاں اور چار فرزند اپنی یادگار چھوڑے ہیں۔ بڑے فرزند لطیف احمد صاحب غزنوی دارالصدر جنوبی ربوہ ہیں۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ محترم خان صاحب مرحوم کو جنت الفردوس میں درجات بلند فرمائے اور اعلیٰ علیین میں اپنے خاص مقام قرب سے نوازے۔ نیز جملہ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا کرکے دین و دنیا میں ان کا ہر طرح حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

رجسٹرڈ نمبر ایل
۵۲۵۴